غالب اور آزاد بحیثیت مکتوب نگار: تقابلی مطالعہ

مرزا غالب اور مولانا آزاد دونوں نابغۂ روزگار تھے۔ دونوں عبقری شخصیت تھے۔ ایک نے شعری دنیا میں اپنی منفرد شناخت قائم کی تو دوسرے نے اپنی البیلی ادبی نثر کے ذریعہ شہر اردو میں اپنی آبرو قائم کی۔ اتفاق سے دونوں نے خطوط اور مکاتیب بھی لکھے اور دونوں کے مکتوبات ادبی شاہ کار کہلاتے ہیں۔ مگر دونوں کی مکتوب نگاری میں بنیادی فرق ہے۔ آج ہم انھیں نکات پر گفتگو کریں گے جن کے وساطت سے دونوں کے مکاتیب کے ادبی عناصر پر روشنی پڑے گی اور دونوں کے امتیازات واضح ہو جائیں گے۔

سب سے پہلا اور بنیادی فرق تو یہی ہے کہ دونوں کے عرصۂ حیات میں ایک بڑا فاصلہ حائل ہے۔ مرزا غالب نے جس زمانے میں مکاتیب لکھے، وہ اردو کا ابتدائی عہد تھا، اردو ابھی اپنے بال و پر ہی سنوار رہی تھی، وہ فارسی سے کم تر زبان شمار ہوتی تھی، جس کو ریختی کے حقیر نام سے بھی پکارا جاتا تھا۔ اس لیے مرزا غالب اور مولانا آزاد دونوں کی زبان میں بھی کافی فرق محسوس ہوتا ہے۔ مرزا غالب نے انتہائی سادہ اور رواں فطری زبان میں خطوط سپرد قرطاس کیے ہیں۔ جب کہ مولانا آزاد کے زمانے میں اردو زبان ابتدائی منازل سے نکل چکی تھی اور ارتقائی مراحل طے کر رہی تھی، وہ شعر و نثر میں ادبی اظہار کا مسلمہ ذریعہ بن چکی تھی، اس لیے ان کی زبان بھی ادبی اسرار و رموز کی حامل ہے۔ مولانا آزاد نے عالمانہ شان سے معمور زبان لکھی ہے اور اپنی دانائی اور عالمانہ شعور کا اپنے خطوط میں بھی اظہار کیا ہے۔ غالب کی زبان پر مراسلت نہیں مکالمت کا گمان ہوتا ہے، گویا دو آدمی آمنے سامنے بیٹھے محو گفتگو ہوں، جب کہ مولانا آزاد کا بیانیہ ایسا نہیں ہے، انھوں نے میلوں دور آدمی سے تحریر کے توسط سے ہم کلامی کی کوشش کی ہے۔

دوسری اہم بات یہ کہ مولانا آزاد اور غالب دونوں کا انداز تحریر بھی الگ ہے۔ غالب نے روایتی انداز مکتوب نگاری (محمد شاہی روشیں ترک کرکے) کو ترک کر کے ایک سادہ اور فطری اسلوب تحریر کی بنیاد رکھی تھی، یعنی انھوں نے القاب و آداب اور تکلف و تصنع سے پر الفاظ کو خیر باد کہہ دیا تھا۔ جب کہ مولانا آزاد نے مکتوب نگاری کے روایتی اور قدیم طریقہ کو ہی اپنایا، وہ روایتی طریقہ تعلیم کے نہ صرف پروردہ تھے، بلکہ اس کے پرستار بھی تھے۔ غبار خاطر کے جو خطوط ہیں، ان میں سے بیش تر حبیب الرحمٰن خان شیروانی کے نام ہیں، جو مولانا آزاد کے دوست اور رفیق تھے۔

تیسری بات یہ کہ مولانا آزاد کے خطوط مکمل مضمون معلوم ہوتے ہیں، یہ انشائیہ کے اوصاف کی حامل کی تحریریں ہیں، اگر ان مکاتیب کو ابتدائی القاب سے معری کر دیا جائے تو مصمون اور مکتوب میں فرق باقی نہ رہے، جب کہ غالب کے مکتوب اس عیب سے پاک ہیں، ان میں مکاتیب سے متعلق مصامین ہی ہیں، جن میں اپنا احوال رقم کرنے کے بعد مکتوب الیہ سے خبر خیریت دریافت کی گئی ہے۔ غالب کے مکتوب الیہم میں بھی کافی تنوع ہے۔ انھوں نے مختلف شعبۂ حیات سے منسلک افراد کو خطوط لکھے ہیں۔ شاگرد، دوست، رشتہ دار سبھی ان کے مکتوب الیہم ہیں۔

ایک اہم بات جو دونوں مشاہیر کے خطوط میں مشترک ہے، وہ یہ کہ دونوں نے اپنے مکاتیب کو روزنامچہ یا آپ بیتی بنا دیا ہے۔ دونوں کے مکاتیب سے مکتوب نگار کے سوانح اور ان کے نجی احوال سے پردہ اٹھتا ہے۔

DR ABRAR AHMAD

URDU DEPARTMENT

BM COLLEGE . RAHIKA, MADHUBANI